خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ | 12-مارچ 1997ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 47-82 نمبر 55 | بدھ 2 ذیقعدہ-1417ھ 12 امان 1376ھش 12 مارچ 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا سے فضل طلب کرنا چاہئے

جب تک اتنی دعا نہ کرے کہ مرجاوے، تب تک سچی تقویٰ حاصل نہیں ہوتی۔ اس کے لئے دعا سے فضل طلب کرنا چاہئے۔ اب سوال ہو سکتا ہے کہ اسے کیسے طلب کرنا چاہئے۔ تو اس کے لئے تدبیر سے کام لینا ضروری ہے جیسے ایک کھڑکی سے اگر بدبو آتی ہے تو اس کا علاج یہ ہے کہ اس کھڑکی کو بند کردے یا بدبودار شئے کو اٹھا کر دور پھینک دے پس اگر کوئی تقویٰ چاہتا ہے اور اس کے لئے تدبیر سے کام نہیں لیتا تو وہ بھی گستاخ ہے۔ کہ خدا کے عطا کردہ قویٰ کو بیکار چھوڑتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بعض نادان شق القمر کے معجزہ پر قانونِ قدرت کی آڑ میں چھُپ کر اعتراض کرتے ہیں لیکن ان کو اتنا معلوم نہیں کہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور قوانین کا احاطہ اور اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ ایک وقت تو وہ منہ سے خدا بولتے ہیں، لیکن دوسرے وقت چہ جائیکہ ان کے دل، ان کی روح خدائے تعالیٰ کی عظیم الشان اور وراء الوراء قدرتوں کو دیکھ کر سجدہ میں گر پڑے اسے مطلق بھول جاتے ہیں۔ اگر خدا کی ہستی اور بساط یہی ہے۔ کہ اس کی قدرتیں اور طاقتیں ہمارے ہی خیالات اور اندازہ تک محدود ہیں تو پھر دعا کی کیا ضرورت رہی؟ لیکن نہیں۔ میں تمہیں بتلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور ارادوں کا کوئی احاطہ نہیں کر سکتا۔ ایسا انسان جو یہ دعویٰ کرے، وہ خدا کا منکر ہے۔ لیکن کس قدر واویلا ہے اس نادان پر جو اللہ تعالیٰ کو لامحدود قدرتوں کا مالک سمجھ کر بھی یہ کہے کہ شق القمر کا معجزہ قانونِ قدرت کے خلاف ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 56)

نرم اور پاک زبان کا استعمال ضروری ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

تربیت کا دوسرا پہلو نرم اور پاک زبان استعمال کرنا اور ایک دوسرے کا ادب کرنا (ہے)۔ یہ بھی بظاہر چھوٹی سی بات ہے۔ ابتدائی چیز ہے لیکن جہاں تک میں نے جائزہ لیا ہے۔ وہ سارے جھگڑے جو جماعت کے اندرنجی طور پر پیدا ہوتے ہیں یا ایک دوسرے سے تعلقات میں پیدا ہوتے ہیں ان میں جھوٹ کے بعد سب سے بڑا دخل اس بات کا ہے کہ بعض لوگوں کو نرم خوئی کے ساتھ کلام کرنا نہیں آتا۔ ان کی زبان میں درشتگی پائی جاتی ہے۔ ان کی باتوں اور طرز میں تکلیف دینے کا ایک رجحان پایا جاتا ہے جس سے بسا اوقات وہ باخبر ہی نہیں ہوتے۔ جس طرح کانٹے دکھ دیتے ہیں اور ان کو پتہ نہیں کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ اسی طرح بعض لوگ روحانی طور پر سوکھ کے کانٹے بن جاتے ہیں اور ان کی روزمرہ کی باتیں چاروں طرف دکھ بکھیر رہی ہوتی ہیں، تکلیف دے رہی ہوتی ہیں اور ان کو خبر بھی نہیں ہوتی کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ ایسے اگر مرد ہوں تو ان کی عورتیں بیچاری ہمیشہ ظلموں کا نشانہ بنی رہتی ہیں اور اگر عورتیں ہوں تو مردوں کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔ یہ بات بھی ایسی ہے جس کو بچپن سے ہی پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ گھر میں بچے جب آپس میں ایک دوسرے سے کلام کرتے ہیں۔ اگر وہ آپس میں ادب اور محبت سے کلام نہ کریں۔ اگر چھوٹی چھوٹی بات پر تو تو میں میں اور جھگڑے شروع ہو جائیں تو آپ یقین جانئے کہ آپ ایک گندی نسل پیچھے چھوڑ کر جانے والے ہیں ایک ایسی نسل پیدا کر رہے ہیں جو آئندہ زمانوں میں قوم کو تکلیفوں اور دکھوں سے بھردے گی اور آپ اس بات کے ذمہ دار ہیں ان کی آنکھوں کے سامنے ان کے بچوں نے ایک دوسرے سے زیادتیاں کیں سختیاں کیں اور بدتمیزیاں کیں۔ اور آپ نے ان کو ادب سکھانے کی طرف کوئی توجہ نہ کی اور یہی نہیں ایسے بچے پھر ماں باپ سے بھی بدتر ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اور جن ماں باپ کے بچوں کی تعزیر کے لئے جلد ہاتھ اٹھتے ہیں ان کے بچوں کے پھر ان پر ہاتھ اٹھنے لگتے ہیں۔ اس لئے روزمرہ کے حسن سلوک اور ادب کی طرف غیر معمولی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اور یہ بھی گھروں میں اگر بچپن ہی میں تربیت دے دی جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی آسانی کے ساتھ یہ کام ہو سکتے ہیں لیکن جب یہ اخلاق زندگی کا جزو بن چکے ہوں جب ایسے بچے بڑے ہو جائیں تو پھر آپ دیکھیں گے کہ سکول میں جائیں تو کلاسوں میں یہ بچے بدتمیزی کے مظاہرے کرتے شور ڈالتے ایک دوسرے کو تکلیفیں پہنچاتے اور اساتذہ کے لئے ہمیشہ سردردی بنے رہتے ہیں۔ یہی بچے جب

باقی صفحہ 7 پر

درخواست دعا

○ محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب کی بیگم محترمہ قدسیہ بیگم صاحبہ کو کچھ عرصہ سے دل کی تکلیف تھی Angiography کرنے کے بعد مشورہ دیا گیا کہ فوری By Pass سرجری کی ضرورت ہے۔ لندن میں اپریشن کے لئے متوقع 14- مارچ کی تاریخ ہے۔ دوستوں سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ خیریت سے لیکر جائے اور اپریشن ہر لحاظ سے کامیاب ہو اور صحت و عافیت سے واپسی ہو۔

○ مکرم چوہدری منور احمد صاحب آف جاہمن ضلع لاہور عرصہ اڑھائی سال سے برین ہیمبرج کی وجہ سے علیل ہیں ان کی صحت کاملہ کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

نکاح

○ مکرم صداقت احمد مشہود صاحب ابن مکرم بشارت احمد صاحب صابر کارکن دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ کا نکاح بہمراہ عزیزہ عائشہ صدیقہ صاحبہ بنت مکرم عبدالکریم صاحب شاد آف مدینہ ٹاؤن فیصل آباد "بیت الفضل" فیصل آباد میں مورخہ 97-2-28 کو مکرم ظفر احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ نے بعوض پچیس ہزار روپے حق مہر پڑھا۔

مکرم صداقت احمد مشہود مکرم سردار عبدالحق شاکر صاحب کا نواسہ اور مکرم ماسٹر محمد انور صاحب آف نواں کوٹ پار ضلع شیخوپورہ کا پوتا ہے جبکہ عزیزہ عائشہ صدیقہ صاحبہ مکرم عبدالحمید صاحب آصف آف فیصل آباد کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے اس نکاح کے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کی درخواست ہے۔

امداد مستحق مریضان

○ مستحق مریضوں (جو علاج معالجہ کی طاقت نہیں رکھتے) پر کثیر اخراجات ہو رہے ہیں۔ بیشتر اخراجات صدر انجمن احمدیہ کرتی ہے تاہم مخیر حضرات کے عطیات بھی کافی ممد ہوتے ہیں۔ لہٰذا مخیر حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اس کار خیر میں حصہ لے کر محدود وسائل والے مریضوں کی مدد کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

ہر قسم کی راحت، صحت عمر و دولت یہ سب اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

12- امان 1376 ھش　　12 - مارچ 1997ء

تمنائیں اور دعا

ہر شخص کے دل میں کچھ نہ کچھ تمنائیں ضرور ہوتی ہیں۔ کبھی کچھ چاہا جاتا ہے اور کبھی کچھ۔ ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ کسی کے دل میں کوئی تمنا ہی نہ ہو۔ بے شک تمنا نہ ہونے کی تمنا ہی ہو۔ لیکن تمنا ضرور ہوتی ہے۔ اور تمنا ہی سے پتہ چلتا ہے کہ انسان کا عزم کیا ہے وہ کیا کرنا چاہتا ہے اور کس طرح کرنا چاہتا ہے لیکن دل میں تمنا ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ ہم جو کچھ چاہتے ہیں ہمیں مل جاتا ہے۔ اور دل میں تمنا ہونے کا یہ مطلب بھی نہیں کہ ہم نے جو کچھ چاہا ہے وہ واقعی ہمیں مل سکتا ہے۔ تمنا تو اس بات کا نام ہے کہ کسی چیز کی خواہش پیدا ہوتی ہے اور ہم اسے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ایسی تمنا پیدا ہونے سے پہلے ہم یہ سوچ لیں کہ آیا یہ ہمارے حصول کے قابل بھی ہے یا نہیں۔ یا یوں کہئے کہ ہم اس قابل ہیں یا نہیں کہ ہم اسے حاصل کرلیں گے۔ تو یقیناً ہم صحیح راستے پر چل کر اس تمنا کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور اکثر اوقات حاصل کر بھی لیں گے۔ لیکن اگر انسانی فطرت پر غور کیا جائے تو ایسا لگتا ہے کہ انسان تمنا کے متعلق کچھ سوچتا ہی نہیں۔ یا بہت کم سوچتا ہے۔ بس اپنے دل میں ایک خواہش پیدا کرلی اور چاہا کہ یہ خواہش پوری ہو جائے۔ ناامیدی اور مایوسی بعض اوقات اسی لئے انسان کا مقدر بن جاتی ہے کہ جس بات کی تمنا کی ہے اس بات پر یہ غور نہیں کیا کہ ہم اس کے قابل ہیں یا نہیں۔ ہم اس کو حاصل کرسکتے ہیں یا نہیں۔ اگر کسی بات کے متعلق دل میں یہ خیال آئے کہ ہم اسے حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ تو اس کی تمنا کرنے کا کیا فائدہ۔ یہی تمنا دل میں لئے پھرو اور کڑھتے پھرو کہ یہ بات حاصل نہیں ہو رہی۔ کیوں نہ کسی ایسی بات کی تمنا کی جائے جو حاصل کی جاسکتی ہو۔ ایسی بات کے تمنا کرنے کا بھی لطف آئے گا اور جب وہ تمنا حاصل ہو جائے گی تو اور بھی زیادہ لطف آئے گا۔

پس یہ بات پلے باندھ لینی چاہئے کہ صرف تمنا کرنا کافی نہیں۔ یہ بات تو سب مانتے ہیں کہ مشکلات کے لئے محنت کرنی پڑتی ہے۔ عزم کو مصمم کرنا پڑتا ہے اور بعض باتیں جو اول اول ناقابل حصول نظر آتی ہیں وہ بھی حاصل ہو جاتی ہیں لیکن ایسا ہوتا بہت کم ہے۔ زندگی کو خوش گواری کے ساتھ گزارنے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ ہم اس بات پر غور کریں کہ ہم کیا حاصل کر سکتے ہیں۔ اور اس کے لئے ہمیں کتنی طاقت کی ضرورت ہے۔ کیا ہمارے پاس وہ طاقت ہے یا نہیں۔ اور جب ہم اپنا مقصد حاصل کرلیں گے تو کیا اس کے مطابق اپنی زندگی گزار سکیں گے یا نہیں۔ کیا تمنا کے حاصل ہو جانے پر جو ہم پر ذمہ داریاں عائد ہوں گی وہ ہم نبھا سکیں گے یا نہیں۔ ایسی تمنا کیوں کی جائے جو بعد میں ہمارے لئے وبال جان بن جائے۔

لیکن ان تمام باتوں کے لئے ایک خاص نکتہ جو ہمیشہ مد نظر رہنا چاہئے وہ یہ ہے کہ ہم جو کچھ سوچتے ہیں۔ جس بات کی ہم تمنا کرتے ہیں۔ جو کچھ ہم حاصل کرلیتے ہیں یا جو کچھ ہم حاصل نہیں کرسکتے۔ ان تمام باتوں کے پیچھے ایک ہاتھ ہے۔ ہماری نظر اس ہاتھ کی طرف ہونی چاہئے۔ اور وہ ہاتھ ہے خدا کا۔ ہم خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ ہماری سوچ درست ہو۔ ہماری تمنا مناسب ہو۔ ہمیں مایوسی نہ ہو کہ ہم حصول تمنامیں کامیاب ہو جائیں۔ اور حصول تمنامیں کامیاب ہو جانے کے بعد جو ہم پر ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ان کو ہم پوری طرح نبھا سکیں۔ یہی بات زندگی کو بامقصد اور کامیاب بناتی ہے۔

پس دعا کے پہلو کو ہرگز ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے۔ ہم چاہے کچھ ہی کر رہے ہوں یا کچھ ہی کرنا چاہتے ہوں یا کچھ ہی حاصل کرلیں دعا کو اس کے ساتھ ساتھ رکھنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ آغاز سے لے کر انجام تک ہماری بات اور ہمارے کام میں برکت ڈالے اگر ایسا ہو تو ہمارے کہیں بھی پھسلنے کا خدشہ نہیں ہوتا اور اگر خدانخواستہ اپنی کسی غلطی کی وجہ سے پھسل بھی جائیں تو خدا تعالیٰ ہمارا ہاتھ پکڑ کر ہمیں اٹھالیتا ہے اور پھر صحیح راستے پر ڈال دیتا ہے۔

پس ان ساری باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم سوچیں اور سوچ کر اپنے دل میں تمنائیں پیدا کریں۔ جو تمنائیں مناسب نہ ہوں ان کو اپنے قریب تک نہ آنے دیا جائے۔ جن کا حصول بہت مشکل ہو ان کی طرف بھی زیادہ توجہ نہ دی جائے۔ جو تمنائیں ہمارے لئے مفید بھی ہوں اور آسانی سے حاصل بھی کی جاسکیں وہ تمنائیں کریں۔ اور تمنا کرنے کے بعد دل میں عزم پیدا کریں اور عزم پیدا کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم کامیاب ہو جائیں۔ یہ بات کبھی نہیں بھولنی چاہئے کہ غلط تمنائیں انسان کو غلط راستے پر ڈال دیتی ہیں اور بعض اوقات وہ راستہ ہلاکت کا راستہ بھی ہو سکتا ہے۔ چاہتے ہم کچھ ہیں اور ہو کچھ اور جاتا ہے۔

پس تمنا اور دعا ان دونوں کو ساتھ ساتھ لے کر چلئے اور کامیابی کے بعد اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح نبھانے کی کوشش کیجئے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خود احتسابی ہے سب سے بہتر
اپنے عمل کو ہم خود سنواریں
رہے چشم پوشی وطیرہ ہمارا
کبھی شیش محلوں سے پتھر نہ ماریں

ابوالاقبال

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

ایک اور پہلو بھی ہے کہ عموماً اب جو وصیتیں معلق ہوئیں ان کا تعلق زیادہ تر غرباء سے تھا اور امراء کی وصیت کے پہلو پر زیادہ نظر نہیں کی گئی۔ دوسرے یہ کہ وصیت کے مالی پہلو پر تو نظر کی گئی لیکن (حضرت بانی سلسلہ) نے مالی پہلو کے علاوہ بھی تقویٰ کے معیار بیان فرمائے ہیں ان کو زیادہ تر نہیں دیکھا گیا۔ اگر چھان بین ہوئی بھی تو یہ کہ جائیداد کتنی تھی واقعتہً کوئی مخفی رکھی یا نہیں رکھی اور تقویٰ کا معیار نہیں دیکھا گیا۔ دل کا تقویٰ تو خدا جانتا ہے مگر جہاں تک عام انسانی نظر کا تعلق ہے وہ تقویٰ کی ظاہری شرائط کو پورا کرنے والا تھا یا نہیں تھا اس پہلو پر زور نہیں دیا گیا۔ چنانچہ میں نے نظارت بہشتی مقبرہ کو یہ ہدایت کی ہے کہ ان خامیوں کو دور کیا جائے۔

جو امراء ہیں ان کی وصیت کے نقائص اپنے رنگ کے ہیں۔ مثلاً بعض معاملات ایسے علم میں آئے ہیں کہ ایک شخص خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت صاحب جائیداد ہے لیکن وہ اپنی جائیداد کو اپنی زندگی میں اپنے بچوں کے نام پر (جو موصی نہیں ہیں) خرید رہا ہوتا ہے یعنی یہ نہیں کرتا کہ میں اپنے نام پر خرید کر پھر منتقل کراؤں کیونکہ اس طرح وہ پکڑا جاتا ہے' وہ سمجھتا ہے قانون کی زد میں آ جاؤں گا' اور کہا جائے گا کہ تم نے وارث کے نام جائیداد منتقل کی ہے اس لئے اس میں حصہ وصیت ہے۔ اس سے بچنے کے لئے وہ شروع سے ہی دوسرے کے نام پر خریدتا ہے۔ لکھوکھہا روپیہ کی جائیداد زندگی میں بن رہی ہوتی ہے لیکن بحیثیت موصی کے یا وہ تہی دامن رہتا ہے یا وہ معمولی سا جو بہت پہلے لکھوایا تھا بس وہی کچھ اس کا خزانہ باقی رہتا ہے۔ یہ وہم گمان کیسے اس کے دل میں پیدا ہوتا ہے کہ وہ پکڑا نہیں جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن معاملہ کرنا ہے اور اسی اصول کے تابع کرنا ہے جو میں نے کلام الٰہی کی زبان میں آپ کے سامنے پیش کیا ہے۔ جس وقت اس نے یہ حرکت کی اور کجی دکھائی تو وہ پکڑا گیا۔ اور اگر نظام جماعت کے سامنے بھی ایسا واقعہ آئے تو پھر بھی اس کے لئے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔

اور بھی کئی قسم کے نقائص ہیں مثلاً تاجر یہ حرکت کرتے ہیں کہ اپنے سارے اخراجات تجارتی کمپنیوں پر ڈال دیتے ہیں اس سے ٹیکس بھی بچتا ہے اور وصیت بھی بچ جاتی ہے اور اپنے نام ایک سرسری سی رقم رکھ لیتے ہیں کہ ہم مہینہ میں 500 روپے گھر لے کر گئے تھے اور وصیت 500 روپے پر دیتے ہیں حالانکہ لکھ پتی ہیں' ہزارہا روپیہ ان کا ہفتہ کا خرچ ہو رہا ہوتا ہے' اولادیں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہی ہوتی ہیں ہر قسم کی نعمتیں حاصل ہیں مگر سب کا سب یا اکثر حصہ وہ کسی نہ کسی کمپنی کے نام پر کسی حساب میں وصول کیا جا رہا ہوتا ہے۔ حالانکہ امر واقعہ یہ ہے کہ چاہے ڈائریکٹر کے نام لکھ دو یا بچوں کے نام پر یا جو چاہو کر و وہ کمانے والے کی اپنی کمائی ہے۔ اللہ کو علم ہے کہ کس کی کمائی ہے۔ اگر وہ دنیا کے قوانین سے استفادہ کی خاطر یہ حرکتیں کرتا ہے تو بعض دفعہ دنیا کا قانون اجازت بھی دیتا ہے لیکن خدا کے قانون کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ وہ دنیا کے قانون کے تابع نہیں ہے وہ الگ معاملہ کرے گا۔

بعض دفعہ جب ان خامیوں کی طرف نظر پڑتی ہے تو یہ عذر پیش کر دیتے ہیں کہ اچھا جی ہم اب اپنا بقایا دینے کے لئے تیار ہیں یا بعضوں نے تھوڑی جائیداد لکھوائی اور بعد میں جب مخفی جائیداد معلوم ہوئی تو اولاد نے کہہ دیا کہ اچھا ہم اس جائیداد پر بھی وصیت ادا کر دیتے ہیں تو اگر دفتر وصیت والے ایسا کروڑ روپیہ بھی وصول کر لیں اور وصیت بحال کر دیں تو وہ حضرت بانی سلسلہ کے نظام وصیت پر ظلم کریں گے۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ کسی نے عمداً اخفاء کیا تھا تو تقویٰ کے اس معیار سے گر گیا جس پر وصیت قبول کی جاتی ہے۔ پھر یہ بحث ہی نہیں رہے گی کہ کتنا روپیہ اس کی اولاد دینے کے لئے تیار ہے۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ کوئی شخص اپنی زندگی میں مالی معاملات میں خدا تعالیٰ سے بددیانتی کر رہا ہے اور جو کچھ خدا نے اس کو دیا ہے اس کو چھپا رہا ہے اور واپسی کے وقت اس کو کم ظاہر کر رہا ہے تو پھر یہ بحث ہی نہیں رہے گی کہ اس نے روپیہ دیا ہے یا نہیں دیا پھر تو اس کی وصیت منسوخ ہونی چاہئے اس لئے جب ایسے لوگوں کی وصیت منسوخ کی جاتی ہے تو پھر بڑا شور اٹھتا ہے کہ ظلم ہو رہا ہے' اس نے ساری عمر جماعت کو اتنا دیا' لاکھوں دیئے اور اب فلاں ایک جائیداد تھی اس کی وجہ سے ایک جھگڑا کھڑا کر دیا' خواہ مخواہ شور ڈالا گیا۔ ایسے لوگ اگر غور کریں تو ان کی یہ بددیانتی اس دنیا میں ہی ان کے لئے نقصان کا موجب بن گئی۔ آئندہ اعلیٰ معیار کے اوپر پرکھے جانے کا تو کیا سوال اس دنیا میں بددیانتی نے اولاد کو ضائع کر دیا' رشتہ داروں کے ایمان کو ضائع کر دیا۔ اس طرح تو یہ بددیانتی تو دوہرے نقصان کا موجب بنی۔ اس لئے تقویٰ اختیار کرو اور تقویٰ کا معنی یہ ہے کہ ہر نقصان سے بچ کر چلو۔ اس کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ ہر دینی نقصان سے بچ کر چلو۔ اگر تم تقویٰ اختیار کرتے ہو تو پھر ہر جگہ فائدہ ہی فائدہ ہے۔ ہر سودا ہی فائدے کا ہوگا۔ اور اگر وہاں ٹھوکر کھا گئے تو پھر جتنا مرضی دنیا میں خرچ کر دو یا مرنے کے بعد تمہاری اولادیں جتنا چاہیں پیش کرتی چلی جائیں اس کا تمہیں کوئی بھی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔

نظارت بہشتی مقبرہ کو میں نے ہدایت کی ہے کہ اب اس طرف بھی نگاہ کریں وہ نظام جو غرباء سے اور سلوک کرے اور امراء سے اور سلوک کرے وہ روحانی اور الٰہی نظام نہیں کہلا سکتا۔ (-) تم سے پہلی قومیں اس لئے ہلاک ہو گئیں کہ جب ان کے بڑے لوگ جرم کرتے تھے تو ان سے اعراض کر لیا کرتے تھے' ان سے درگزر کا سلوک کرتے تھے اور جب غریب لوگ گناہ کرتے تھے تو بڑی سختی سے ان کو پکڑتے تھے۔ اس لئے نظام جماعت کی تو اس معاملہ میں صرف ایک آنکھ ہے اور وہ تقویٰ کی آنکھ ہے۔ اگر اس میں کوئی نقص نہ پیدا ہو گیا ہو تو تقویٰ کی آنکھ امیر و غریب میں کوئی فرق کر ہی نہیں سکتی اس لئے نظام جماعت تو اب ہر ایک کے ساتھ وہی سلوک کرے گا جو خدا کا کلام ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ایک ہی طرح کا سلوک کیا جائے۔ اگر کسی کو ٹھوکر لگتی ہے تو میں ذمہ دار نہیں ہوں۔ نفس کا وہ پہلا کیڑا ذمہ دار ہے جس نے اس کی قربانیوں کو تباہ کیا۔ اگر کسی کی اولاد کو ٹھوکر لگتی ہے تو میں ہرگز ذمہ دار نہیں ہوں کیونکہ ذمہ دار خدا کا کلام ہے جس کے تابع میں ایک ادنیٰ غلام سے بھی کم حیثیت رکھتا ہوں اور نظام جماعت کی بھی اس کے مقابل پر کوئی حیثیت نہیں یعنی جماعت کا نظام چلانے والے اس لحاظ سے بے اختیار لوگ ہیں۔ اس لئے خدا کا کلام جاری ہو گا اور لازماً جاری ہو گا۔ وہ لوگ جو اپنے نفس کی بڑائی یا اپنی عظمتوں کی بڑائی لئے پھرتے ہیں۔ دنیا کی عظمتوں کی بڑائی لئے پھرتے ہیں۔ وہ دھوکہ میں نہ رہیں۔ یہ اس لئے کیا جا رہا ہے تاکہ آپ بچیں۔ آپ کو نقصان پہنچانے کے لئے نہیں کیا جا رہا۔ یہ اس لئے کیا جا رہا ہے کہ بجائے اس کے مرنے کے بعد یہ آوازیں بلند ہوں کہ آج تو سودوں کا دن نہیں رہا۔ آج تو شفاعت کام نہیں آئے گی آج تو کسی قسم کی دوستی تمہیں فائدہ نہیں پہنچائے گی۔ آپ کو اس دنیا میں ہی پتہ چل جائے کہ آپ کیا کر رہے ہیں اس لئے یہ کوئی (خدا تعالیٰ کی پناہ) دشمنی کی باتیں نہیں ہو رہیں یا سختی کی باتیں نہیں ہو رہیں۔ اس سے بہتر آپ کے حق میں یعنی احباب جماعت کے حق میں نظام جماعت اور کوئی اچھا طریق اختیار نہیں کر سکتا اور اسی میں آپ کا فائدہ ہے۔

اس لئے بجائے اس کے کہ نظام کی نظر بعض خامیوں پر پڑے اور پھر وہ نوٹس لے اپنے دل کا محاسبہ کریں' اپنے حالات کا محاسبہ کریں اور اپنی قربانی کو تقویٰ کے کم سے کم معیار کے اوپر تولے کر آئیں آگے بہت بلند معیار ہیں آگے بہت ترقی کی منازل ہیں۔ تقویٰ کی باریک در باریک راہیں ہیں ان کو اختیار کرنے کے نتیجہ میں معمولی بیج بھی خدا کے نزدیک اتنا بڑھتا ہے کہ انسان حیرت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ لیکن پہلے ادنیٰ معیار پر پورا اترنا بہرحال ضروری ہے اس مضمون کے متعلق مال اور تقویٰ کے ضمن میں اور بہت سے پہلو ہیں جو بیان ہونے والے ہیں جن کو (اللہ تعالیٰ نے چاہا تو) بعد میں بیان کروں گا۔

(از خطبہ فرمودہ 28 مارچ 1986ء)

ooo

ایک اچھی بات

خدا تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہو سکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔

آپ کا خط ملا

مکرم ناصر احمد صاحب خالد ماڈل ٹاؤن لاہور سے تحریر کرتے ہیں۔

جناب مولانا نسیم سیفی صاحب

میں نے "روزنامہ اخبار الفضل" ربوہ میں سندھ کابینہ کے سابق نگران وزیر جناب کنور ادریس صاحب کا "روزنامہ جنگ" کو خصوصی انٹرویو بعنوان "پاکستانی احمدیوں کی وطن سے وفاداری ہر شک و شبہ سے بالا تر ہے" (اخبار الفضل 27 فروری 1997ء) اور جناب صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب (مسٹر- ایم- ایم- احمد) کا تفصیلی انٹرویو جو کہ "ہفت روزہ حرمت" اسلام آباد کے ایڈیٹران چیف مسٹر زاہد ملک نے واشنگٹن میں لیا ہے۔ (اخبار الفضل مورخہ 28 فروری 1997ء) بہت دلچسپی اور شوق سے پڑھا ہے۔ پاکستان کے ان دو سرکردہ حضرات نے دیگر ملکی اور بین الاقوامی امور کے علاوہ "احمدیہ کاز" کی جو شاندار' جاندار' پرزور اور مؤثر وکالت کی ہے۔ اس پر وہ تمام سچے محب الوطن پاکستانی احمدی بے نواؤں کے دلی شکریہ کے مستحق ہیں۔ ہماری جماعت کے دوسرے اہل علم' اہل قلم حضرات کو بھی اب ان کی تقلید کرتے ہوئے' معذرت خواہانہ رویہ ترک کر دینا چاہئے۔ اور ہمیشہ "حق بات کو حق طریق پر ادا کرنا چاہئے" تاکہ ہمارے بارے میں پھیلائی گئی جھوٹی اور بے بنیاد باتوں کی تردید ہو سکے۔

جناب ایم- ایم- احمد صاحب نے مندرجہ بالا انٹرویو میں اپنی پاکستان کے بارے میں خدمات کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے۔ خاص طور پر براؤن ترمیم کے سلسلہ میں ان کی بے لوث خدمات۔

اس سلسلہ میں جب جناب زاہد ملک نے پاکستان کی اس وقت کی امریکہ میں سفیر محترمہ ڈاکٹر ملیحہ لودھی سے اس بیان کی تصدیق چاہی۔ تو انہوں نے براؤن ترمیم کے سلسلے میں جناب احمد صاحب کی خدمات کا کھلے دل سے اعتراف کیا۔ کہ انہوں نے اس سلسلہ میں نمایاں کام کیا ہے۔ نیز یہ کہ انہوں نے جناب احمد صاحب کو اظہار تشکر کے طور پر سرکاری خط بھی لکھا تھا۔ یہ بات بھی ہفت روزہ حرمت کے مندرجہ بالا پرچہ (27 دسمبر 1996ء تا 2 جنوری 1997ء) کے صفحہ 17 پر شائع ہوئی ہے۔

آپ نے جناب کنور ادریس صاحب کے انٹرویو میں بریکٹ میں یہ لکھا ہے۔ کہ آپ حضرت امام جماعت احمدیہ کے اس خط کے نقل بھی شائع کر رہے ہیں۔ جس میں انہیں "ہمیشہ لوگوں کے ساتھ انصاف کرنے اور راہ راست پر چلنے" کی نصیحت فرمائی ہے۔ مگر یہ خط ابھی تک شائع نہیں کیا گیا۔

جناب کنور ادریس صاحب نے کہا ہے کہ یہ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف کتب

مولانا عبدالباسط شاہد

جستہ جستہ

مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع جماعت کے نوجوانوں کو تربیتی و تعلیمی میدان میں بہت فائدہ بخش تھے۔ مسابقت کی روح پیدا ہوتی تھی اور نیکی کے کاموں میں حصہ لینے کے لئے رغبت و شوق میں اضافہ ہوتا تھا۔ سالانہ اجتماع کی یاد میں علمی اور ورزشی مقابلوں کی یاد بہت نمایاں ہے۔ سٹیج پر ہونے والے مقابلوں میں سے تقریری مقابلہ اور عام معلومات کا مقابلہ بہت دلچسپی اور افادیت کا حامل ہوتا تھا۔ تقریری مقابلوں میں سعید صاحب کی تقریریں بہت پسند کی جاتی تھیں اور یہ مجالس سے ان کا پہلا تعارف تھا۔ 1954ء کے سیلاب کے زمانہ میں سعید صاحب مجلس لاہور کے قائد تھے۔ آپ کو خدمت خلق کا کام اس عمدگی سے کرنے کی توفیق ملی کہ حضرت امام جماعت الثانی نے اس کی بہت زیادہ تعریف کی اور ان کی حسن کارکردگی کے نتیجہ میں مجلس مرکزیہ نے حضرت صاحب کی خدمت میں یہ سفارش کی کہ اگرچہ مجموعی طور پر تو کراچی کی مجلس اول آئی ہے لیکن ان کی غیر معمولی خدمت خلق کی وجہ سے علم انعامی انہیں دیا جائے۔ حضرت امام جماعت الثانی نے یہ سفارش تو منظور نہ فرمائی تاہم سعید صاحب کی حوصلہ افزائی میں بھی کوئی کمی نہ رہنے دی۔

آپ کی تقریروں کی دھوم تو تھی ہی سلسلہ کے رسائل واخبارات میں آپ کے مضامین دیکھ کر پتہ چلا کہ آپ لکھتے بھی خوب ہیں۔ وقتاً فوقتاً چھپنے والے مضامین کا مجموعہ "جستہ جستہ" کے نام سے بہت خوبصورت انداز میں شائع ہوا ہے۔

20 مختلف اور متنوع مضامین میں تربیتی رنگ غالب ہے۔ بعض سوانحی خاکے بھی شامل ہیں استاد محترم حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کے ذکر میں لکھتے ہیں۔

"69-1968ء میں (حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث) پام ویو شملہ پہاڑی لاہور میں تشریف فرماتھے کسی ضروری کام کے لئے مولوی ابوالعطاء صاحب کو ربوہ میں حکم پہنچا کہ فوراً لاہور آجائیں۔ میرا اندازہ ہے کہ مولوی صاحب حکم ملتے ہی اسی حالت میں لاہور روانہ ہو گئے۔ خاکسار دوپہر کی عبادت کے لئے پام ویو گیا ہوا تھا۔ مولوی صاحب سے ملاقات ہو گئی۔ مولوی صاحب کا میلا ہوا اور نسبتاً کم صاف لباس دیکھ کر تعجب ہوا کیونکہ یہ مولوی صاحب کے معمول کے خلاف تھا۔ خاکسار نے غریب خانہ چلنے کی دعوت دی تو فرمایا کہ میں فوراً اسی حالت میں حکم کی تعمیل میں آگیا ہوں اور یہاں سے کہیں بھی جا نہیں سکتا۔ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب سے رابطہ کیا تو معلوم ہوا کہ حضرت صاحب کو مولوی صاحب کی آمد کی اطلاع کر دی گئی ہے۔ حضرت صاحب نے مولوی صاحب کو مغرب کے وقت ملاقات کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ چنانچہ مولوی صاحب میرے ساتھ لاہور چھاؤنی تشریف لے آئے۔ اچانک سفر کی وجہ سے کچھ تھکاوٹ تھی۔

فرمایا کسی بیڈ روم کی ضرورت نہیں ڈرائنگ روم میں دیوان پر لیٹ رہا ہوں۔ خاکسار نے اجازت طلب کی کہ سہ پہر کی چائے پر کچھ مہمانوں کو بلالوں تاکہ دعوت الی اللہ ہو جائے۔ اجازت ملنے پر خاکسار نے چھ سات (معزز مہمانوں) کو چائے پر آنے کی دعوت دی کہ ایک بڑے عالم سے ملاقات ہوگی۔ وقت مقررہ پر مہمان آنے شروع ہو گئے۔ مولوی صاحب... ڈرائنگ روم میں تشریف فرماتھے۔ مہمانوں نے مولوی صاحب کا ظاہر دیکھا اور مجھے دیکھا.... تمام مہمانوں کے آنے پر مجلس شروع ہوئی۔ مہمانوں نے.... اس وقت کے بین الاقوامی حالات کے متعلق انتہائی دقیق سوالات پوچھنے شروع کئے .... حضرت مولوی صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں جواب دینے شروع کئے۔ پندرہ منٹ کے بعد ہی مجلس کا رنگ بدل گیا۔ وہ مہمان جو تھوڑی دیر پہلے مجھے ناراضگی سے دیکھ رہے تھے کہ انہیں 'عالم شخصیت' کے متعلق مغالطہ دیا گیا ہے اب طفل مکتب بنے بیٹھے تھے اور اٹھنے کا نام ہی نہیں لیتے تھے۔ حسب وعدہ مجھے مولوی صاحب کو مغرب کے وقت سے قبل واپس پام ویو پہنچانا تھا۔ بڑی مشکل سے مہمانوں کو رخصت کیا جو بعد میں ملاقاتوں پر مولوی صاحب سے ملاقات کا ذکر بطور یادگار ملاقات کیا کرتے تھے (ص 60-61) مولف کی قوت مشاہدہ نصیحت کو پلے باندھ لینے کی استعداد خوب ہے۔ اپنے ایک مضمون کے آخر میں جو 'منتشر یادیں' کے عنوان سے 27 جولائی 1989ء کے الفضل میں شائع ہوا تھا لکھتے ہیں۔

"دو سال قبل خاکسار کو سوئٹزرلینڈ جانے کا اتفاق ہوا ایک مخلص احمدی سوئس دوست کے ہاں قیام تھا۔ بطور میزبان انہوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ سوئٹزرلینڈ میں کہاں کہاں جانا پسند کروں گا۔ میں نے اپنے حالات کے مطابق اور خصوصاً انجینئرنگ کے پیشہ سے منسلک ہونے کی وجہ سے ایک لمبی فہرست ان کو پیش کر دی بڑی خندہ پیشانی سے سنتے رہے پھر فرمایا کہ "میرا تو حسن ظن یہ تھا کہ تم سب سے پہلے ان جگہوں پر جانا چاہو گے جہاں پر ہمارے تینوں مظاہر قدرت ثانیہ تشریف لئے گئے تھے' ان کی اس بات سے خاکسار بہت نادم ہوا بلکہ جب کبھی بھی یہ بات یاد آتی ہے میرا سر ندامت سے جھک جاتا ہے کہ ایک سوئس مجھ سے بازی لے گیا۔

اپنی والدہ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ کا ذکر خیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

لجنہ اماء اللہ کی ذمہ داریاں نمایاں طور پر ادا کرتی رہیں۔ چند سال حلقہ سمن آباد لاہور کی صدر رہیں۔ تمام اجلاسوں اور دیگر مساعی میں باقاعدگی سے شرکت کرتیں۔ عہدیداروں کی ہدایات پر تہ دل سے عمل پیرا ہوتیں۔ تعلقات کا دائرہ وسیع تھا۔ حتی المقدور رشتہ داروں احمدیوں اور ہمسایوں کی خوشی غمی کی تقریبات میں شرکت کرتیں۔

صبر کی عادت تھی۔ قریباً 25 سال کی عمر کا جواں سال بیٹا حادثہ کا شکار ہوا۔ کچھ بچے صغرسنی میں فوت ہوئے۔ ہمیشہ خدا پر توکل تھا۔ طبیعت بھی بہادر تھی۔ مشکلات خوف و ہراس اور ابتلاؤں میں گھبراہٹ کا اظہار بہت کم کرتیں۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت کی طالب رہتیں۔ تقسیم ملک کے بعد کے حالات اور بے سروسامانی کا وقت لاہور میں دیکھا 53-1952ء '1974' اور 1984ء کے ابتلاء بڑی ہمت کے ساتھ برداشت کئے۔ جیسے جیسے پریشانی بڑھتی ان کی دعاؤں میں سوز بڑھ جاتا۔ ہمیشہ اس یقین پر قائم رہیں کہ اللہ تعالیٰ احمدیوں کی خود حفاظت فرمائے گا۔

جستہ جستہ پڑھ کر دل چاہتا ہے کہ سعید صاحب مسلسل اور رواں دواں لکھتے چلے جائیں۔

OOO

صاجزادی **عطیۃ الحبیب طوبیٰ** سلمہا کی شادی کی تقریب پر

لے کر دعائیں ایک غریب الدیار کی
جنت سے "ٹھنڈی چھاؤں" کی ٹھنڈی ہوا چلی
خوشرنگ پھول بن کے مہکنے لگی کلی
طاہر کے اور آصفہ بیگم کے باغ کی

ہر اک کلی تھی باغ کی مہمانِ باغباں
ہر ایک تھی عزیز دل و جانِ باغباں
وہ روز و شب تو گویا متاعِ حیات تھے
گزرے جو زیرِ سایۂ دامانِ باغباں

طوبیٰ سے پھول لے کے معطر ہوئی سحر
ہیں عطر بیز (ہادیؑ) دوراں کے بام و در
مریم کی اور فضلِ عمر کی دعاؤں سے
پھر شادماں ہے سیدہ نصرت جہاں کا گھر

ربوہ کے ذرّہ ذرّہ کی کیا آن بان ہے
اس شہر بیکساں کی انوکھی ہی شان ہے
اک شخص آج زینتِ محفل نہیں مگر
دل کہہ رہا ہے پھر بھی وہ محفل کی جان ہے

طوبیٰ! خدا کے سایہ میں جا اپنا گھر بسا
تیرا بشیر تجھ سے' تو اس سے کرے وفا
لاکھوں محبتوں کی دعاؤں کے ساتھ جا
جا لمحہ لمحہ ساتھ ہو تیرے ترا خدا

عبدالمنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

چوہدری محمد صدیق انچارج خلافت لائبریری

محترمہ صفیہ ثاقب صاحبہ

میری اہلیہ صاحبہ مسماۃ صفیہ ثاقب ہمارے نانا جان حضرت منشی محمد وزیرالدین صاحب جو حضرت بانی سلسلہ کے ابتدائی رفقاء میں سے تھے زلزلہ کانگڑہ کے وقت نور پور میں ہیڈ ماسٹر تھے خود بمعہ عمویم ماسٹر عطا محمد صاحب والد نسیم سیفی صاحب مدیر الفضل زلزلہ میں معجزانہ طور پر بچ رہے تھے کے اکلوتے بیٹے محمد عزیزالدین صاحب جو خود بھی رفیق حضرت بانی سلسلہ تھے کی اکلوتی بیٹی صالحہ فاطمہ کے بطن سے پیدا ہوئیں اور ان کی نواسی تھیں۔ ان کی دادی اماں محترمہ کرم بی بی صاحبہ بنت حضرت منشی وزیرالدین صاحب کی سب سے بڑی بیٹی اور رفقائے حضرت بانی سلسلہ میں شامل تھیں۔ میری اہلیہ صاحبہ کے والد محترم حکیم محمد جمیل صاحب بھی اپنی ماں کے اکلوتے بیٹے اور حضرت بانی سلسلہ کی دعاؤں کے طفیل پیدا ہوئے تھے۔ صفیہ ثاقب مکرم چوہدری محمد علیم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام اباد محترم حکیم محمد الدین صاحب فاضل درویش قادیان اور محمد رشیدالدین صاحب کراچی کی بھانجی تھیں۔ ان کی ولادت اپریل 1924ء میں اپنے ننھیال کے ہاں موضع بدووال ضلع لدھیانہ میں ہوئی۔ ان کے نانا محمد عزیزالدین صاحب سٹیشن ماسٹر تھے۔ والدین بعد میں حلقہ مصری شاہ لاہور میں رہائش پذیر ہوئے۔ مڈل تک تعلیم لاہور میں مکمل کی۔

جماعت احمدیہ کی سلور جوبلی کے جلسہ سالانہ 1939ء کے ایام میں بیت المبارک قادیان میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے میرے ساتھ ان کے نکاح کا اعلان فرمایا اور دسمبر 1940ء میں ہماری شادی ہوئی۔ خاکسار اس وقت اپنی تعلیم جامعہ احمدیہ مکمل کر کے واقفین زندگی میں شامل ہو چکا تھا۔ ہماری دعوت ولیمہ میں حضرت امام جماعت الثانی نے نہ صرف خود بنفس نفیس شمولیت فرمائی بلکہ حضرت اماں جان اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے بھی شریک ہوئیں۔ آپ کا تعلق بھی میری والدہ محترمہ چراغ بی بی صاحبہ کے ساتھ جو خود بھی ابتدائی رفقاء میں سے تھیں ابتدائی زمانہ سے ہی تھا اور پھر قادیان میں مستقل رہائش کے بعد جب بھی حضرت اماں جان سیر کے لئے ہمارے محلہ دارالرحمت کی طرف تشریف لاتیں تو ہماری والدہ صاحب کو ضرور ملاقات کا شرف عطا فرماتیں۔ اس موقعہ پر آپ نے میری اہلیہ صاحبہ سے بے حد پیار فرمایا اور ہمیں اپنی دعاؤں سے نوازا۔ انہیں دعاؤں کی برکت سے ہمارا یہ جوڑا خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خوب پھلا اور پھولا اور چھپن سال کی لمبی رفاقت میں سارے خاندان میں ایک مثالی جوڑا ثابت ہوا۔ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔

میری اہلیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت دیندار مخلص اور فدائی تھیں۔ ساری عمر ہی رات کے آخری حصہ میں باقاعدگی کے ساتھ عبادت کرتیں۔ علی الصبح باقاعدہ تلاوت کرتیں۔ ہر مالی قربانی کی تحریک میں بطیب خاطر حصہ لیتیں۔ 1943ء میں ہی 1/10 کی وصیت کر دی اور حصہ جائیداد زندگی میں ہی ادا کر دیا۔ تحریک جدید اور وقف جدید کے دور اول کی مجاہدہ تھیں۔ جوبلی فنڈ' امانت تربیت' تعمیر لجنہ ہال وغیرہ میں باقاعدہ حصہ لیتی رہتیں۔ شادی کے بعد قادیان میں رہائش ہوئی۔ علاوہ گھریلو ذمہ داری کی ادائیگی کے دینیات کی کلاسز میں باقاعدہ داخلہ لے کر درجہ ملیمہ تک تعلیم حاصل کی۔ پرائیویٹ طور پر پنجاب یونیورسٹی سے ادیب عالم اور میٹرک کے امتحان پاس کئے۔ فارغ اوقات میں ہمیشہ دینی کتب و رسائل کے مطالعہ میں مصروف رہیں۔

1947ء میں نقل مکانی کے بعد کچھ عرصہ جودھامل بلڈنگ لاہور میں قیام رہا۔ ربوہ کی تعمیر پر سب سے پہلے حضرت امام جماعت الثانی کے ارشاد کے موجب ربوہ میں کچے کوارٹرز میں رہائش رکھی جس کی لپائی وغیرہ بھی خود ہی کر لیتی تھیں۔ اس زمانہ میں حضرت امام جماعت الثانی نے بیوگان کے لئے ایک احاطہ مقرر فرمایا جن کی خوراک رہائش دیکھ بھال وغیرہ کی خدمت ان کے سپرد فرمائی۔ جسے نہایت تندہی اور اخلاص سے بجا لاتی رہیں۔ جب بھی حضرت صاحب کی خدمت میں رپورٹ کے لئے یا کسی اور مسئلہ کے لئے حاضر خدمت ہوتیں تو حضرت صاحب فرماتے "احاطہ کی مائی آئی ہیں" موصوفہ میں اللہ تعالیٰ نے صحیح معنی میں وقف کی روح ودیعت فرمائی ہوئی تھی۔ خدمت خلق کا بے حد جذبہ تھا اور عزم صمیم کا جوہر بھی حاصل تھا۔ گھریلو ذمہ داریوں کے علاوہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں مختلف مناصب پر سالہا سال تک خدمات بجالانے کی سعادت پائی اور سندات خوشنودی حاصل کیں۔ لجنہ محلہ دارالرحمت شرقی کی 71ء سے 83 تک صدر منتخب ہو کر خوب محنت اور اخلاص سے خدمات بجا لاتی رہیں اور ان کے زمانہ صدارت میں محلہ کی لجنہ کو اول اور دوم پوزیشن بھی حاصل ہوتی رہی۔ اس دوران سردی سے بچنے کے لئے ضرورت مندوں میں روئی کی صدریاں تیار کروائیں اس کے علاوہ گھر پر بچوں کو کلام الٰہی پڑھانے کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ چنانچہ قریباً پچاس سے زائد شاگردوں نے ان سے پورا کلام الٰہی پڑھا۔

موصوفہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ان تمام اوصاف حمیدہ سے بے حد نوازا جن کا صاحب ایمان اور نیک بیویوں میں پایا جانا بیان ہوا ہے۔ وہ حد درجہ فدائی تھیں۔ ہر اپنے اور پرائے کی خدمت میں کبھی کوئی فرق نہ آنے دیا۔ ہر حاجت مند کی حاجت اپنی حیثیت کے مطابق روا کرنے کی سعی کرتیں۔ بے حد مہمان نواز تھیں۔ چنانچہ جلسہ سالانہ کے موقع پر تو مہمانوں کی خدمت میں ہر آن کمربستہ رہتیں اور اپنے آپ کی کوئی پرواہ نہ کرتیں۔ اپنے سب بچوں کی بھی بفضل خدا اعلیٰ رنگ میں تربیت کی کبھی کسی پر سختی نہ کی اور نہ ہی کسی کو مارنے کی نوبت آئی۔ اپنے سب بچوں کو سکول کی تعلیم سے قبل کلام الٰہی پڑھایا ان کی قربانی اور ایثار ہی کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سارے بچے بچیاں اعلیٰ تعلیم کے زیور سے آراستہ ہو کر اپنے اپنے رنگ میں خدمت سلسلہ بجالا رہے ہیں۔ چنانچہ سب سے بڑے بیٹے نعیم احمد طیب نے ایم ایس سی کیمسٹری کے بعد وقف کیا۔ سرکاری ملازمت سے امام الثالث کے ارشاد کی تعمیل میں استعفیٰ دے کر سیرالیون کے سکولوں میں تیرہ چودہ سال تک۔ پھر نائیجیریا میں کئی سال تک تعلیم دیتے رہے۔ وہاں سے کینیڈا چلے گئے اور وہاں مرکزی سیکرٹری وصایا کے طور پر بھی خدمت بجالا رہے ہیں۔

عزیزم حافظ رشید احمد کو کلام الٰہی حفظ کروایا اور کالج میں تعلیم حاصل کر کے وہ بھی ایک طور پر وقف ہی ہیں اور کئی سالوں سے پوری توجہ محنت جوش اور اخلاص کے ساتھ دارالضیافت میں مفوضہ اہم فرائض سرانجام دینے کی توفیق پا رہے ہیں۔

عزیزم منیر احمد ایم ایس سی فزکس تعلیم کی تکمیل کے بعد تحریک جدید کے تحت سیرالیون گئے۔ ان کی اہلیہ عزیزہ بشریٰ نے میدان دعوت الی اللہ میں ہی جان جان آفرین کے سپرد کی۔ عزیز سیرالیون سے واپس آ کر گورنمنٹ سروس میں چلے گئے وہاں سے مستعفی ہو کر پھر نصرت جہاں سکیم کے تحت وقف کر کے کمپالہ یوگنڈا میں احمدیہ (-) ہائی سکول کے پرنسپل کے طور پر خدمات بجالا رہے ہیں۔

سب سے چھوٹے عزیز نصیر احمد شفیق ایم ایس سی جیالوجی بھی اسلام آباد میں نہایت قابلیت اور دیانتداری سے فرائض ادا کر رہے ہیں انہیں مزید تعلیم و تحقیق کے سلسلہ میں ڈیڑھ سال تک جرمنی میں کام کا موقع ملا۔ آج کل مزید تعلیم کی تکمیل کے لئے امریکہ بھجوائے گئے ہیں وہ بھی اپنے حلقہ میں سیکرٹری اور زعیم کے طور پر خدمات بجالاتے رہے۔

چار بیٹوں کے علاوہ اہلیہ محترمہ نے تین بیٹیاں بھی اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ جو تینوں ہی بفضل خدا نہایت دیندار اور عفیفہ ہیں اور اپنے اپنے دائرہ کار میں سلسلہ کی خدمت کے لئے ہر آن تیار رہتی ہیں بڑی بیٹی عزیزہ نعیمہ بیگم بی ایس سی بی ایڈ نصرت گرلز سکول میں بطور سینئر سائنس ٹیچر کام کر رہی ہیں اور لجنہ مرکزیہ کے بھی بعض اہم مناصب پر خدمات میں ہمہ تن مصروف رہتی ہیں۔

دوسری بیٹی عزیزہ سلیمہ قمر ایم اے ہیں وہ بھی اپنے آپ کو سلسلہ کی ہر خدمت کے لئے وقف ہی سمجھتی ہیں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں مختلف عہدوں پر کام کرتی رہی ہیں اور آج کل کئی سالوں سے رسالہ مصباح کا کلی انصرام بھی انہی کے سپرد ہے۔

تیسری بیٹی عزیزہ رضیہ منیرہ بی اے بی ایڈ ہیں جو اسلام آباد میں رہائش پذیر ہیں وہ بھی شادی سے قبل لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ کے مختلف عہدوں پر کام کرتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ساری اولاد کو ہی اپنی والدہ کی تمام صفات و اخلاق سے متصف کر رکھا ہے اللہ تعالیٰ آئندہ بھی انہیں سلسلہ کی ہر خدمت کو صحیح معنی میں بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

گزشتہ کئی ماہ سے اہلیہ محترمہ کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی اچھی تھی باوجود قریباً 73 سال کی عمر ہونے کے آخری بیماری کے دن تک سارے کام اپنے ہاتھ سے کرتی تھیں۔ لیکن موت کا وقت مقرر ہے کوئی نہ کوئی بہانہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ 2۔ جنوری 97ء کی دوپہر کو بچوں کے منع کرنے کے باوجود گرم پانی سے نہا کر صحن میں دھوپ میں بیٹھ گئیں ہوا بھی چل رہی تھی۔ نمونیہ ہو گیا اور 5۔ جنوری شام اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آ گیا اور اس کے حضور حاضر ہو گئیں۔ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف جانے والے ہیں۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

جیسا کہ اوپر ذکر کر چکا ہوں کہ موصوفہ نے ساری زندگی ہی وقف کی روح کے ساتھ گزار دی۔ مجھے کبھی بھی کسی گھریلو معاملہ میں پریشان نہ ہونے دیا۔ انہوں نے اپنی ذات کے لئے آخر دم تک مجھ سے کبھی کوئی مطالبہ نہیں کیا۔ ہر حالت عسرو یسر میں اللہ تعالیٰ پر توکل رکھا۔ یہی وجہ تھی کہ خاکسار نہایت یکسوئی کے ساتھ سلسلہ کی طرف سے مفوضہ فرائض سرانجام دینے کی توفیق پاتا رہا۔

اللہ تعالیٰ نے موصوفہ کے اس اخلاص اور قربانی کو اس قدر نوازا کہ اپنے پیچھے نیک صالح اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والی اولاد چھوڑی جو ان کے درجات کی بلندی کے لئے اور نیکی و تقویٰ میں ان کے نقش قدم پر چلتے رہنے کے لئے دعاؤں میں مصروف ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے ان کی وفات پر تعزیتی خط میں ان کی مغفرت اور بلندی درجات کی دعا کرتے ہوئے تحریر فرمایا۔

"(-) بہت نیک دل اور نیک سیرت خاتون تھیں"

اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا ہے کہ وہ موصوفہ کو اپنی رحمت کی وسیع چادر میں لپیٹ لے اور بلند درجات قرب سے نوازے اور ہم سب افراد کنبہ' بچوں' بچیوں' پوتوں' پوتیوں' نواسوں اور نواسیوں اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلتے رہنے کی توفیق دیتا رہے۔ اور اپنے فضل سے انجام بخیر فرمائے۔ اے اللہ ہمیں ان کے اجر سے محروم نہ رکھیو اور ان کے بعد کسی قسم کی آزمائش میں نہ ڈالنا۔

موصوفہ کی وفات پر کثیر تعداد میں احباب و بزرگان کرام' خاندان حضرت بانی سلسلہ کے افراد و خواتین مبارکہ اور ربوہ کی رہنے والی بہنیں تعزیت کے لئے غریب خانہ پر تشریف لائیں۔ بہت سے محبوں نے اندرون ملک اور بیرون ملک سے بذریعہ ٹیلی فون۔ فیکس۔ خطوط تعزیت کا اظہار فرمایا۔ میں ان سب کا بے حد ممنون ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے اور ان کی دعائیں ہمارے حق میں قبول فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ترک وزیر اعظم اور فوج

ترکی کے اسلام پسند وزیر اعظم نجم الدین اربکان ترکی کی طاقتور فوج کے مطالبات کے آگے جھکنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ انہوں نے اسلامی نظام کے حامی کٹر مذہبی افراد کے خلاف کریک ڈاؤن کے 20 نکاتی فوجی معاہدہ پر دستخط کر دیئے ہیں۔ ترکی کی نیشنل سیکیورٹی کونسل کے جنرل سیکرٹری مہمان کیلک نے اربکان کے ساتھ ملاقات کے بعد بتایا کہ وزیر اعظم نے فوج کی طرف سے پیش کئے گئے منصوبے پر دستخط کر دیئے ہیں۔ جس سے گزشتہ چند روز سے جاری مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ اسلامائزیشن کے حامی افراد کو دبانے کا 20 نکاتی منصوبہ نیشنل سیکیورٹی کونسل نے قرارداد کے ذریعے تیار کیا ہے۔

واضح رہے کہ مسٹر اربکان اس سے قبل اپنے اسلام پسندی کی پالیسیوں کی حمایت کے موقف پر اڑے ہوئے تھے۔ فوج کے ایکشن پلان میں جو اخبارات میں شائع ہوا تھا ایک نکتہ یہ بھی تھا کہ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر اسلامی شریعت کے قوانین کے حق میں پراپیگنڈہ پر پابندی لگا دی جائے گی۔ مذہبی لباس پہننے پر پابندی سخت کر دی جائے گی اور اسلام پسند افراد کو ملکی انتظامیہ میں شامل ہونے سے روکنے کے لئے اقدامات کئے جائیں گے۔

نجم الدین اربکان ترکی کے کٹر سیکولر سیاسی نظام میں پہلے اسلام پسند وزیر اعظم ہیں۔ انہوں نے ترکی کی مصطفیٰ کمال پاشا کے بعد کی تاریخ میں پہلی بار سیکولرازم سے انحراف کیا تھا۔ جس کا فوج نے سختی سے نوٹس لیا ہے اور وزیر اعظم کو فوج کی ہدایات کے تابع ہو کر چلنے پر مجبور کر دیا ہے۔

○○○

تامل باغیوں کا خونریز حملہ

سری لنکا کے جزیرے میں حکومت کی طرف سے تاملوں کے خلاف فوجی ایکشن کی جو خبریں جاری کی جاتی ہیں اس سے یہ احساس ہوتا ہے کہ شاید تامل باغی اب اپنے اختتام کے آخری مرحلے پر ہیں اور یہ کہ سرکاری فوجیں اب آخری کامیابی حاصل کر کے تامل باغیوں پر حتمی کنٹرول حاصل کر لیں گی۔

لیکن چند ماہ کے بعد یہ سخت جان تامل باغی ایسا ہولناک حملہ کر دیتے ہیں جس سے اس سارے پروپیگنڈے کی نفی ہو جاتی ہے۔

کولمبو سے ملنے والی تازہ خبروں کے مطابق تامل چھاپہ ماروں نے جمعرات کو شمال مشرقی سری لنکا میں فضائیہ کے ایک بڑے اڈے پر زبردست حملہ کیا۔ حکام کے مطابق تامل چھاپہ ماروں نے ٹرنکو مالی میں فضائیہ کے اڈے پر جمعرات کی صبح زبردست حملہ کر کے راکٹ لانچروں اور مارٹر گولوں سے ایک جنگی طیارے کو نقصان پہنچایا۔ فضائی اڈے پر کم از کم چار افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

فرانسیسی خبر رساں ایجنسی نے بتایا ہے کہ تامل چھاپہ ماروں نے بیک وقت فضائیہ کے دو اڈوں پر حملہ کیا۔ ایک طیارہ تباہ ہو گیا۔ چینی ساخت کے وائی 12 جاسوس طیارے میں آگ لگ گئی۔ ہلاک ہونے والے چار افراد میں سے تین تامل چھاپہ مار بتائے گئے ہیں۔ جبکہ فضائیہ کا ایک فوجی بھی مارا گیا۔ فضائیہ کے تین طیاروں نے علاقہ میں تامل چھاپہ ماروں کے ٹھکانوں پر بمباری بھی کی۔ بمباری میں ایک بمبار طیارے اور دو گن شپ ہیلی کاپٹروں نے حصہ لیا۔

تامل چھاپہ ماروں نے چائنا بے کے ہوائی اڈے پر حملہ کے دوران ہی مائیکالووا کے علاقہ میں بھی ایک دوسرے ہوائی اڈے پر دور تک مار کرنے والے مارٹر گولے برسائے۔

مزید اطلاع یہ موصول ہوئی ہے کہ تامل چھاپہ ماروں نے سری لنکا کی فوج کے ایک بریگیڈ ہیڈ کوارٹر پر بھی حملہ کیا۔ تین گھنٹے کی لڑائی کے بعد تامل چھاپہ ماروں کا حملہ پسپا کر دیا گیا۔ سری لنکا کے فوجی حکام نے لڑائی میں دونوں طرف سے 233۔ افراد کے ہلاک ہونے کی خبر دی ہے۔ لڑائی میں سری لنکا کی فضائیہ کے فوجیوں سمیت 30 فوجی بھی مارے گئے۔ تامل چھاپہ ماروں کے ایک جانباز دستے نے ٹرنکومالی کے ہوائی اڈے کے اندر گھس کر تباہی پھیلا دی۔

○○○

اردن اسرائیل باہمی تعاون

ایک طرف اسرائیل بیت المقدس میں نئی اسرائیلی بستیاں تعمیر کر کے علاقے کے امن کو خراب کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور عرب ممالک اور فلسطینی حکام اس کے خلاف رائے عامہ کو بیدار کر کے اسرائیل کو اس اقدام سے باز رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ دوسری طرف یہ خبر ملی ہے کہ اسرائیل اور اردن نے عمان میں ایک معاہدے پر دستخط کئے ہیں۔ جس کے تحت بحیرہ احمر میں اردن کے ساحلی علاقے میں ایک مشترکہ بین الاقوامی ہوائی اڈہ تعمیر کیا جائے گا۔ توقع ہے کہ منصوبہ پر ایک دو ماہ میں کام شروع ہو جائے گا۔ اردن مصر کے بعد دوسرا عرب ملک ہے جس نے اکتوبر 1996ء میں اسرائیل سے باضابطہ امن معاہدہ کیا تھا۔

○○○

تحریک جدید میں حصہ لے کر سلسلہ احمدیہ کو مضبوط کریں

○ ہر مخلص احمدی کی دلی آرزو ہوتی ہے کہ وہ سلسلہ احمدیہ کو مضبوط سے مضبوط تر دیکھے۔ اس آرزو کی تکمیل کے لئے اپنے محبوب امام کی آواز تحریک جدید کے مالی میدان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

چوہدری خالد سیف اللہ خان- نمائندہ الفضل انٹرنیشنل- آسٹریلیا

مکتوبِ آسٹریلیا

شہر پراگ کی ٹیکسیاں شاک مارتی ہیں

خبر ہے کہ چیکوسلوکیا کے دارالخلافہ پراگ کی ٹیکسیاں ایسے مسافروں کو بجلی کے شاک مارتی ہیں جو ان کے مالکوں کو منہ مانگا کرایہ ادا نہیں کرتے۔ اس غرض کے لئے ٹیکسی کے مالکان نے سیٹ کی پوشش کے نیچے بجلی کے تار بچھائے ہوتے ہیں اور جب مسافر منہ مانگا کرایہ دینے سے انکار کرتے ہیں تو وہ ایک بٹن دباتے ہیں جس سے مسافر کو شاک لگتا ہے اور اکثر و بیشتر یہ کرایہ مقرر شدہ کرایہ سے دس گناہ زائد ہوتا ہے۔

پراگ کے ٹیکسی ڈرائیور دنیا بھر میں اپنے ٹیڑھے پن کے لئے مشہور ہیں کئی کئی گنا کرایہ چارج کرنا' دھوکہ دینا' میٹروں میں ہیرا پھیری کرنا' لمبے راستوں سے سفر کرنا اور خفیہ بٹن دبا کر میٹروں کو تیز کر دینا معمول کی باتیں ہیں' ان کے ستم کا تختہ مشق زیادہ تر غیر ملکی سیاح بنتے ہیں۔ ان ہیرا پھیریوں سے عام ٹیکسی ڈرائیور ایک لاکھ کراؤن (3500 ڈالر تقریباً) ماہانہ کما لیتے ہیں جو عام شہری کی ایک سال کی آمد کے برابر ہے۔ حکومت ان کو بھاری جرمانے بھی کرتی ہے مگر باز نہیں آتے۔

تھالیوں کو دھو کر تولئے سے نہ سکھائیں

بات تو بظاہر معمولی ہے کہ تھالیوں پلیٹوں کو دھو کر از خود سوکھنے دیں۔ تولئے سے صاف کر کے نہ سکھائیں لیکن رسالہ Scienti st میں شائع شدہ امریکی تحقیق کے مطابق یہ معمولی نہیں۔ نیویارک' بوسٹن' میامی' لاس اینجلس اور شکاگو کے 100 گھروں سے جو ڈشوں کو صاف کرنے والے کپڑے اور اسفنج اکٹھے کئے گئے ان میں سے 70% میں بیماری پیدا کرنے والے جراثیم اور 20% میں زیادہ شدید بیماریاں پیدا کرنے والے جراثیم پائے گئے یعنی

Salmonella ,a,staphl-o-coccus

لہذا ایسے تولیہ کو ہاتھ سے دھونا ہی کافی نہیں ان کو گرم پانی میں دھونا ضروری ہے۔

یہ احتیاطیں اچھی ہیں' ضرور کرنی چاہئیں۔ لیکن غریب ملکوں کے لوگ جو ہر وقت جراثیم کو پھانکتے رہنے پر مجبور ہیں وہ یہ احتیاطیں کہاں کر سکتے ہیں خدائے رحمان ہی ان کے جسموں میں قوت مدافعت بڑھا دیتا ہے ورنہ ان کا زندہ رہنا محال ہے۔

سویابین کا دودھ پئیں اور

حملہ دل کا خطرہ کم کریں

سویابین بھی اللہ تعالیٰ کی عجیب نعمت ہے۔ پہلے سنتے تھے کہ یہ پروٹین کا خزانہ ہے اور ان میں ایسے خواص ہیں جو انسانی حافظہ کو طاقت پہنچاتے ہیں اور سبق تھوڑے وقت میں یاد ہو جاتا ہے۔ اب نئی تحقیق جو "دی نیو انگلینڈ جرنل آف میڈیسن" میں شائع ہوئی ہے اس کے مطابق سویا دودھ کے تین گلاس روزانہ پینے سے تین ہفتے سے چھ ماہ کے عرصہ میں کولیسٹرول لیول 3 و 9 فیصد تک گر جاتا ہے۔ تجربہ سے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ جتنا کولیسٹرول زیادہ ہو سویا پروٹین اس پر اتنا ہی زیادہ موثر ثابت ہوتی ہے یعنی جتنا کسی کا کولیسٹرول زیادہ ہو گا سویابین کی طاقت اس کو کم کرنے کی اتنا ہی بڑھ جاتی ہے۔ ڈاکٹروں کے مطابق کولیسٹرول لیول کم کرنے سے ہارٹ اٹیک کے امکان میں 20% کمی آ جاتی ہے۔ ڈاکٹروں نے یہ بھی کہا کہ جن کا کولیسٹرول لیول زیادہ ہو وہ علاوہ سویابین کھانے اور اس کا دودھ پینے کے چکنائی و چربی کا استعمال کم کر دیں اور ریشہ دار اناج (روٹی وغیرہ) پھل اور سبزیوں کا زیادہ استعمال کریں۔

مہاتما بدھ کی تبرکات کی دریافت

نیپال کے وزیر اعظم شیر بہادر دیوبا نے اعلان کیا ہے کہ آثار قدیمہ کے ماہرین کی ایک بین الاقوامی ٹیم نے کھٹمنڈو سے 350 کلو میٹر دور لمبینی (LUMBINI) کے مقام پر وہ کمرہ دریافت کیا ہے جہاں مہاتما بدھ کی پیدائش ہوئی تھی۔ بدھ کی یادگاری اشیاء مایا دیوی ٹمپل کے نیچے پانچ میٹر کے فاصلہ پر مدفون ملی ہیں۔ سائنسدانوں نے یہ دریافت نو ماہ پہلے کی تھی لیکن حکومت اپنے ماہرین کی رپورٹ کی منتظر تھی جس نے اب اس دریافت کی تصدیق کی ہے۔

برطانیہ میں سب سے زیادہ مقبول نام محمدؐ ہے

برطانیہ میں نومولود لڑکوں کے جو نام رکھے جاتے ہیں ان میں ایک زمانہ میں سب سے زیادہ رکھا جانے والا نام JOHN تھا لیکن اب محمدؐ نام نے "جان" کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ مسلمانوں کی آبادی عیسائیوں کے مقابلہ میں باوجود بہت کم ہونے کے سب سے زیادہ نام جو دفتر پیدائش میں رجسٹر ہوا ہے وہ محمدؐ ہے۔ 1995ء میں 578000 بچے پیدا ہوئے تھے جن کے ناموں سے یہ تجزیہ حاصل کیا گیا ہے۔

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 14- مارچ 1997ء

12-00 (رات) جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس (نیا)۔
2-00 بزم مشاعرہ۔ رحمت قرنی اور غلام علی بلبل کشمیر کے ساتھ ایک شام۔
3-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھک کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ (دوبارہ)۔
4-00 ڈچ زبان سیکھئے۔
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔
6-00 لقاءمع العرب (دوبارہ)۔
7-00 کوئز پروگرام۔ سیرت نصرت جہاں اکیڈمی جونیئر سیکشن۔ (دوبارہ)
7-30 الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے سیشن 22 (94-5-5) حصہ اول (دوبارہ)۔
8-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 ڈچ زبان سیکھئے (دوبارہ)۔
10-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔
12-00 (دوپہر) پشتو پروگرام۔ کوئز۔ ناصرات و اطفال۔
1-00 بزم مشاعرہ۔ رحمت قرنی اور غلام علی بلبل کشمیر کے ساتھ ایک شام۔
2-00 لقاءمع العرب (دوبارہ)۔
3-00 اردو کلاس۔ (دوبارہ)۔
3-50 بنگالی پروگرام۔
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
5-30 درود اور نظم۔
6-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ بیت الفضل لندن 97-3-14۔
7-15 (رات) ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ۔
8-15 کمپیوٹرز ہر ایک کے لئے۔ حصہ اول۔ (نیا ہفتہ وار پروگرام)۔
9-00 لقاءمع العرب (نیا)۔
10-00 سواحیلی پروگرام۔
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت اما جماعت احمدیہ۔

ہفتہ 15-مارچ 1997ء

12-00 (رات) جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس۔ (نیا)۔
2-00 طبی معاملات۔ از ڈاکٹر محبوب الحق صاحب
3-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ 97-3-14 (دوبارہ)۔
4-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع از بیت الفضل لندن 97-3-14 (دوبارہ)۔
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
6-00 لقاءمع العرب (دوبارہ)۔
7-00 کمپیوٹرز۔ ہر ایک کے لئے۔ حصہ اول نیا ہفتہ وار پروگرام۔ (دوبارہ)۔
8-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ تقریر سید احمد علی شاہ صاحب۔
10-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ 97-3-15 (دوبارہ)۔
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ (دوبارہ)۔
12-00 (دوپہر) خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل لندن۔ 97-3-14 (دوبارہ)۔
1-00 طبی معاملات۔ از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب۔
1-45 لقاءمع العرب۔
2-50 اردو کلاس (دوبارہ)۔
3-50 بنگالی پروگرام۔
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
5-30 چینی زبان سیکھئے۔
6-00 مجلس سوال و جواب۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ۔ محمود ہال لندن (86-3-1)۔
7-30 (رات) بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ (97-3-15)۔
8-30 کینیڈین ڈسک۔
9-00 لقاءمع العرب (دوبارہ)۔
10-00 عربی پروگرام۔ تشریح کلام الٰہی۔
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ آیئے عبادت کرنا سیکھیں۔

اتوار 16- مارچ 1997ء

12-00 (رات) جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس (نیا)۔
2-00 تعلیم دین حق۔ روحانی خزائن۔
3-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ (97-3-15) (دوبارہ)۔
4-00 چینی زبان سیکھئے۔
4-30 حکایات شیریں۔
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ آیئے عبادت کرنا سیکھیں۔
6-00 لقاءمع العرب۔
7-00 کینیڈین ڈسک (دوبارہ)۔
8-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 چینی زبان سیکھئے۔
9-30 حکایات شیریں۔
10-00 بچوں کی ملاقات۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 97-3-15 (دوبارہ)۔
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ آیئے عبادت کرنا سیکھیں۔
12-00 (دوپہر) سرائیکی پروگرام کوئز۔ سیرت نمبر 2۔
1-00 تعلیم دین حق۔ روحانی خزائن۔
1-45 لقاءمع العرب (دوبارہ)۔
2-50 اردو کلاس (دوبارہ)۔
3-50 بنگالی پروگرام۔
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
5-30 چینی زبان سیکھئے۔
6-00 مجلس سوال و جواب۔ حضرت صاحب کے ساتھ محمود ہال لندن (95-3-26)۔
7-30 (رات) ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ (97-3-16)۔
8-30 اراؤنڈ دی گلوب۔ احمدیت صحرا میں حصہ اول۔
9-00 لقاءمع العرب۔
10-00 البانین پروگرام۔
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ بچوں کا مشاعرہ۔

OOO

اطلاعات و اعلانات

اعلان دار القضاء

O محترمہ جنت بی بی صاحبہ بابت ترکہ مکرم ولایت خان صاحب)

محترمہ جنت بی بی صاحبہ و رثاء نے درخواست دی ہے کہ مکرم ملک ولایت خان صاحب ریحان بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کی امانت ذاتی نمبر 9/99 امانت تحریک جدید ربوہ میں پانچ صد روپے (Rs. 500/-) جمع ہیں۔ یہ رقم محترمہ جنت بی بی صاحبہ بیوہ مکرم ملک صاحب موصوف کی وصیت نمبر 16945 کی ادائیگی میں محسوب کر لی جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ محترمہ جنت بی بی صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم بشیر احمد صاحب ریحان (پسر)
3۔ مکرم منیر احمد صاحب ریحان (پسر)
4۔ مکرم محمد عبد اللہ صاحب ریحان (پسر)
5۔ مکرم نصیر احمد صاحب ریحان (پسر)
6۔ محترمہ خدیجہ بی بی صاحبہ (دختر)
7۔ محترمہ ارشاد بیگم صاحبہ (دختر)
8۔ محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ (دختر)
9۔ محترمہ مریم بی بی صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

اعلان گمشدگی/بازیافت

O اگر ربوہ میں آپ کی کوئی چیز گم ہو گئی ہے یا آپ کو کسی کی گمشدہ چیز ملی ہے تو صدر عمومی کے دفتر سے رابطہ کریں (ادارہ)

بقیہ صفحہ 1

اطفال الاحمدیہ کے سپرد ہوں یا لجنات کے سپرد بچیوں کے طور پر ہوں تو وہاں ایک مصیبت کھڑی کر دیتے ہیں۔ ان بچوں کی تربیت کرنا بڑا مشکل کام ہے۔ اور ہم نے جو تربیت کے بڑے بڑے کام کرنے ہیں وہ ہو ہی نہیں سکتے اگر ابتدائی طور پر یہ مادہ تیار نہ ہو۔ مادہ تیار ہو تو پھر اس کے اوپر جتنا کام آپ کرنا چاہیں، جتنا اس کو سجانا چاہیں اتنا اس کو سجا سکتے ہیں۔ لیکن وہ مٹی ہی نرم نہ ہو اور اس کے اندر ڈھلنے کی طاقت نہ ہو تو پھر کیسا بڑا صناع ہی کیوں نہ ہو وہ اس مٹی کو خوبصورت شکلوں میں تبدیل نہیں کر سکتا۔ پس اس پہلو سے نرم کلامی، ادب و احترام کے ساتھ ایک دوسرے سے سلوک کرنا یہ بہت ہی ضروری ہے۔ بڑے بڑے خطرناک جھگڑے اس صورتحال کی طرف توجہ نہ دینے کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور چونکہ مجھ تک ساری دنیا سے مختلف نزاع کبھی بالواسطہ، کبھی بلا واسطہ پہنچتے رہتے ہیں۔ اس لئے میں نے محسوس کیا ہے کہ جب تک بچپن سے ہم اپنی اولاد کو زبان کا ادب نہیں سکھاتے اس وقت تک آئندہ بڑے ہو کر قوم میں ان کے کردار کی کوئی ضمانت نہیں دے سکتے اور ان کی بد خلقیاں بعض نہایت ہی خطرناک فساد پیدا کر سکتی ہیں۔ جن کے نتیجے میں دکھ پھیل سکتے ہیں۔

(از خطبہ 24 نومبر 1989ء)

OOO

بقیہ صفحہ 3

بات ان کے لئے بڑے اطمینان کی ہے۔ کہ لوگ ان کے ذاتی کردار اور شخصیت کے مخالف نہیں ہیں۔ نیز یہ کہ ان کی ملک سے وفاداری اور دیانت پر کبھی شک کا اظہار نہیں کیا گیا۔ بلکہ مخالفت صرف مذہبی عقیدے کی وجہ سے ہے۔

مجھے قوی امید ہے کہ سندھ اور بالعموم کراچی کے عوام ان کی خدمات کو تشکر کے جذبات کے ساتھ تادیر یاد رکھیں گے۔

آخر میں میں جناب ایم۔ ایم۔ احمد صاحب کے انٹرویو کے آخری الفاظ دہرا کر اپنے خط کو ختم کرتا ہوں۔ کہ یہ ہر پاکستانی احمدی کے دل کی آواز ہے۔

"ہم جہاں بھی ہوں۔ اپنے وطن کی خدمت کرتے رہیں گے۔ غلط فہمیاں بالآخر دور ہو جائیں گی"۔

OOO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 11 - مارچ-1997ء
درجہ حرارت کم ازکم 18 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 26 درجے سنٹی گریڈ

○ محترمہ بے نظیر بھٹو کو ان کی پارٹی نے تاحیات پارٹی کی چیئرپرسن منتخب کرلیا ہے۔

○ سبکدوش ہونے والے گورنر پنجاب خواجہ احمد طارق رحیم نے کہا ہے کہ میں آزادانہ انتخابات کے دعویداروں کا پردہ جلد چاک کر دوں گا۔ بعض حقائق کی نشاندھی کے لئے میرا حلف مجھے روک رہا ہے۔ صدر کے نام ایک خط میں انہوں نے کہا ہے کہ میرا 17 فروری کا استعفیٰ منظور کرلیا جائے۔ انہوں نے واضح کیا ہے کہ ماضی میں نگران حکومت کے ساتھ ان کے بعض اختلافات رہے تھے۔ وہ جلد ہی آزادانہ انتخابات اور صاف ستھری جمہوریت کے دعویداروں کی طرف سے کہی جانے والی غلط باتوں کا پردہ چاک کردیں گے۔ انہوں نے گزشتہ روز اپنی پریس کانفرنس کے دوران صدر کے نام لکھے جانے والے اپنے آخری خط کی نقول بھی صحافیوں میں تقسیم کیں۔ گورنر موصوف نے پنجاب کے وزراء سے حلف لینے کے بعد گورنر ہاؤس میں ایک پرہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔

○ پنجاب کی دس رکنی کابینہ نے حلف اٹھالیا ہے۔ حلف اٹھانے والوں میں ڈیرہ غازی کے ذوالفقار علی کھوسہ (جن کی حال ہی میں صدر سے صلح ہوئی ہے) میاں معراج دین ‘راجہ بشارت‘ چوہدری اقبال‘ ارشد لودھی‘ فیصل آباد سے صاجزادہ فضل کریم ‘پتوکی سے رانا اقبال ‘ملتان سے حافظ اقبال خاکوانی ‘ رحیم یار خان سے شوکت داؤد اور اوکاڑہ سے سید افضال شاہ گیلانی شامل ہیں۔ الیاس قریشی وزیر اعلیٰ کے معاون خصوصی ہوں گے۔ گورنر پنجاب خواجہ احمد طارق رحیم نے ان سے حلف لیا۔ اس موقعہ پر پنجاب کے وزیر اعلیٰ شہباز شریف بھی موجود تھے۔

○ پنجاب کے وزراء 48 گھنٹوں میں اپنے اثاثوں کا اعلان کریں گے ایک گاڑی استعمال کریں گے۔ روزانہ نصف گھنٹہ فون پر عوامی شکایات سنیں گے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے پنجاب میں اسلحہ کی نمائش پر پابندی عائد کردی ہے۔ اور کہا ہے کہ لوٹ کھسوٹ میں ملوث افراد کو نہیں بخشیں گے۔ حکومتی اداروں کے موجودہ نظام میں بنیادی تبدیلیاں لاکرانہیں ہر قسم کی بدعنوانی سے پاک کر دیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ لاہور میں رات کو ٹرکوں کی آمد پر پابندی لگادی گئی ہے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے حکم دیا ہے کہ سرکاری افسر روزانہ دو سے پونے تین بجے تک عوامی شکایات سنیں گے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے تین رکنی بنچ نے دو ارکان کی اکثریت سے فیصلہ دیا ہے کہ ولی کے بغیر لڑکی کی شادی جائز ہے۔ یہ فیصلہ مشہور صائمہ کیس میں دیا گیا ہے۔

○ پنجاب کے سپیکر چوہدری پرویز الٰہی نے کہا ہے کہ ماضی میں محکموں کو ہر سطح پر برباد کیا گیا۔ پنجاب میں کابینہ میں شامل وزراء کو ماضی کی غلطیاں سامنے رکھ کر کام کرنا ہوگا۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ پاکستان بھارت سے کشمیر سمیت تمام مسائل پر مذاکرات چاہتا ہے۔ افغانستان میں امن واستحکام میں گہری دلچسپی ہے۔ خارجہ امور کے بارے میں امریکی کونسل کے وفد سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے یہ باتیں کہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو کے سامنے پارٹی کے اجلاس میں کرسیاں چل گئیں۔ شدید ہنگامہ ہوا۔ عہدیدار اور کارکن ایک دوسرے کو گالیاں دیتے رہے۔ معاملہ اتنا بڑھ گیا کہ پولیس کو طلب کرنا پڑا ہنگامے کے دوران کچھ لوگوں کو چوٹیں بھی آئیں۔ بے نظیر روکتی رہیں لیکن کسی نے ایک نہ سنی۔

○ پیپلزپارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ یہ کارکنوں کے امتحان کا وقت ہے۔ سوجھ بوجھ کا مظاہرہ کریں۔ انہوں نے اعلان کیا کہ میں عوام سے رابطہ کی مہم جلد شروع کروں گی۔ قیادت پر تنقید کارکنوں کا بنیادی حق ہے۔ لیکن اگر یہ تخریب کی صورت اختیار کرجائے تو مخالفین غلط رنگ دے کر انتشار پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اب میرے اور کارکنوں کے درمیان کوئی دیوار نہیں بن سکے گا۔ پارٹی کو فعال اور متحرک بنانے کے لئے ان سے مشورے حاصل کروں گی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو کے ملک گیر دورے کا پروگرام تیار کرلیا گیا ہے۔ وہ بڑے شہروں میں کارکنوں کی شکایات سنیں گی۔ 4- اپریل کو ذوالفقار علی بھٹو کی برسی پر لاڑکانہ میں بڑا اجتماع ہوگا۔

○ سینٹ کے الیکشن میں بلوچستان میں ایک ووٹ کی بولی 40 لاکھ تک پہنچ گئی۔ سینٹ کی گیارہ نشستوں پر انتخاب آج (12 مارچ) کو ہو رہے ہیں۔ آزاد اراکین کراچی میں روپوش ہو گئے ہیں۔ تمام سیاسی جماعتوں نے کامیابی کے لئے دن رات ایک کردیئے ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ شہباز شریف رات گئے اچانک جنرل ہسپتال پہنچ گئے انہوں نے ڈاکٹروں کی غیر موجودگی کا سخت نوٹس لیا۔

○ وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ افسر شاہی لوٹ مار سے باز آجائے ورنہ عبرت ناک سزادیں گے۔ بھارت اور ایران میں بھی پاکستان سے دس گنا زیادہ صفائی ہے۔ جبکہ پاکستان میں صفائی کے کروڑوں روپے ہڑپ ہو جاتے ہیں۔ معائنہ ٹیمیں سفید ہاتھی بن چکے ہیں۔ بلدیہ فیصل آباد کو گزشتہ سال صفائی کے لئے 18 کروڑ روپے دیئے گئے لیکن وہاں بدترین حالت دیکھ کر آرہا ہوں۔ انہوں نے افسر شاہی سے کہا کہ خدا کے لئے اب تو پاکستان پر رحم کھائیں ورنہ انہیں وہ سزا ملے گی کہ وہ عمر بھر یاد رکھیں گے۔

○ سبکدوش ہونے والے گورنر پنجاب خواجہ احمد طارق رحیم نے انکشاف کیا ہے کہ میں نے نواز شریف کے وزیر اعظم بنتے ہی استعفیٰ دے دیا تھا۔

○ اشتہاری مجرم جوئیہ ‘لہراسب خان اور ایک اور نامعلوم ڈاکو پولیس مقابلے میں ہلاک ہو گیا۔ یہ واقعہ ٹھینگ موڑ کے قریب پیش آیا۔

○ سبکدوش ہونے والے گورنر پنجاب نے انکشاف کیا ہے کہ میرا مطالبہ یہ تھا کہ احتساب صرف ایک پارٹی کا نہیں سب کا ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ میرے بدلنے سے بہت لوگوں کو پریشانی ہوگی۔

○ پنجاب کے دو نئے وزراء سمیت 8 مسلم لیگی ارکان اسمبلی کو عدالت میں طلب کرلیا گیا ہے۔ ان میں سے سردار ذوالفقار کھوسہ کو اشتہاری قرار دے دیا گیا۔ میاں معراج دین‘ میاں منیر جاوید ہاشمی‘ میاں وحید‘ انعام اللہ نیازی‘ اختر رسول‘ عبیداللہ شیخ اور بنیامین کے وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے گئے ہیں ان لوگوں پر بے نظیر حکومت کے خلاف تحریک نجات کے دوران توڑ پھوڑ اور پولیس پر پتھراؤ کرنے کے الزامات میں مقدمے درج ہیں۔ عدالتی احکامات کے باوجود پیش نہ ہونے پر ان کے خلاف یہ کارروائی کی گئی ہے۔

○ پنجاب کابینہ کے دس ارکان میں سے 7 نئے اور 4 پرانے چہرے ہیں۔

○ وزیر اعظم نواز شریف نے گزشتہ روز 30 فون کالیں وصول کیں ان کو تجویز دی گئی کہ قربانی کی کھالوں سے قرض اتارا جائے۔ دو روز سے بجلی کی بندش کا بھی نوٹس لیا گیا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے بتایا ہے کہ صدر لغاری نے ذوالفقار کھوسہ کو وزیر بنانے کی مخالفت نہیں کی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے اپنے کارکنوں سے کہا ہے کہ وہ بلدیاتی انتخابات کے لئے تیاریاں شروع کر دیں۔ پولنگ سٹیشنوں کی سطح پر یونٹوں کے دفاتر کھولے جائیں۔ آئندہ تمام فیصلے کارکنوں کی مشاورت سے ہوں گے۔

○ صدر مملکت کے بیٹے اویس خان کو کابینہ میں شامل کرنے کے بارے میں جب صحافیوں نے سوال کیا تو وزیر اعلیٰ پنجاب نے جواب دیا کہ ”آپ صحافی ایسے سوالات کیوں کرتے ہیں“

○ ایوان صدر کے ترجمان نے کہا ہے کہ کوئی ایجنسی نہ تو بے نظیر کے فون ٹیپ کرتی ہے نہ صدر اس میں ملوث ہیں۔

○ بھارت سے مزید 106 اشیاء درآمد کرنے کی اجازت دے دی گئی۔

○ وفاقی وزیر پٹرولیم چوہدری نثار علی نے کہا ہے کہ صدر اور وزیر اعظم کے تعلقات خوشگوار ہیں۔ حکومت پر کوئی دباؤ نہیں۔ شاہد حامد کو گورنر بنانے کا فیصلہ متفقہ ہے۔ صدر مملکت کا رویہ اور کردار آئین سے مکمل مطابقت رکھتا ہے۔

○ پاکستان نے آئی ایم ایف کی کڑی شرائط ماننے سے انکار کردیا ہے۔ 400 ملین ڈالر کے قرضے کے لئے باقاعدہ مذاکرات 20 سے 22 مارچ تک اسلام آباد میں ہوں گے۔ 200 ملین ڈالر کی قسط کا فیصلہ اپریل کے وسط میں ہوگا۔

○ مہمند ایجنسی میں جائیداد کے تنازعے پر مسلح تصادم ہونے سے سات افراد ہلاک اور پانچ زخمی ہو گئے فریقین نے پہاڑوں پر مورچہ زن ہو کر بھاری ہتھیاروں کا آزادانہ استعمال کیا۔

○ چشتیاں کی نہر مراد میں شگاف پڑنے سے سینکڑوں ایکڑ اراضی میں کھڑی گندم اور دوسری فصلوں کو نقصان پہنچا ہے۔

○ ابوظہبی میں گلف ایئر کے طیارے کو حادثے میں 109 میں سے 86 مسافر معمولی زخمی ہو گئے۔

COLIC REMEDY
پیٹ درد۔ گردہ اور ایام کے درد کے لئے
بفضلِ خدا بے حد مفید قیمت -/15
بھٹی ہومیو کلینک رحمت بازار اینڈ دارالیمن ربوہ

تیسرے جدید اور روایتی زیورات کیلئے
میاں انوار گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ فون: 213100

ضرورت ہے
ہمیں اپنی فیکٹری میں کام کیلئے درج ذیل آسامیوں کی ضرورت ہے۔
• آفس کلرک (عمرہ 3 تا 4 سال) تجربہ کم ازکم 5 سال
• گھر کے کام کے لئے ملازم
میاں بھائی
پتہ: پٹہ کمانی فیکٹری
گلی نمبر 5 نزد الفرح مارکیٹ
کوٹ شہاب دین جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور
فون 7932516—7932515 - 793217